27 جولائی 2016ء

# ملک کی معاشی ترقی کے لیے اداروں میں قریبی شراکت ہونی چاہیے: وفاقی وزیر منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات

وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی اور اصلاحات کے پروفیسر احسن اقبال نے کہا ہے کہ 2025ء تک پاکستان کو دنیا کی صف اوّل کی 25 معیشتوں میں شامل کرنے کے لیے ملک کے تمام اداروں کو محنت کرنی چاہیے۔ وہ کراچی میں گورنر اسٹیٹ بینک جناب اشرف محمود وتھرا کے ہمراہ ایک اجلاس کی صدارت کر رہے تھے جس میں پلاننگ کمیشن اور اسٹیٹ بینک کی سینئر انتظامیہ شریک تھی۔ اسٹیٹ بینک اور منصوبہ بندی کمیشن مختلف معاشی امور پر باہم مل کر کام کرتے ہیں اور دونوں ادارے مختلف موضوعات پر ایک دوسرے سے علم و مہارت کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں۔

جناب احسن اقبال نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ 2025ء تک پاکستان کو دنیا کی 25 صف اوّل کی معیشتوں میں شامل کرنے کے لیے ان اداروں کی مربوط و منظم کوششیں درکار ہیں جو ملک کے معاشی انتظام کو سنبھالتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم مشترکہ بصیرت کے فقدان کی وجہ سے صنعت، برآمدات، زراعت اور انسانی وسائل سمیت بیشتر شعبوں میں اپنی حقیقی صلاحیتیں بروئے کار نہیں لا سکے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اب پاکستان نمو کے راستے پر گامزن ہونے کے لیے پوری طرح تیار ہے اور ضروری ہے کہ مستقبل کے چیلنجز اور مواقع کو سمجھنے کے لیے تمام متعلقہ ادارے ٹیم کے طور پر کام کریں۔

اسٹیٹ بینک کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک پاکستان کے کامیاب اور ملک کے معاشی انتظام میں شامل اہم اداروں میں شامل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اسٹیٹ بینک کے پاس تجربے اور علم کی دولت موجود ہے اور منصوبہ بندی کمیشن ملکی معیشت کے مستقبل کی خاطر مشترکہ تفہیم اور علم کے لیے اسٹیٹ بینک کے ساتھ مل کر کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب احسن اقبال کا خیر مقدم کرتے ہوئے گورنر اسٹیٹ بینک جناب اشرف محمود وتھرا نے کہا کہ اسٹیٹ بینک ملک کے معاشی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ مختلف معاشی مسائل کے حوالے سے متنوع موضوعات پر مہارت و علم کے تبادلے کے لیے اسٹیٹ بینک اور پلاننگ کمیشن کی شراکت کا اقدام صحیح سمت میں ایک قدم ہے۔ انہوں نے جناب احسن اقبال کو یقین دلایا کہ اسٹیٹ بینک ملک کی معاشی ترقی کے لیے روڈ میپ تیار کرنے میں منصوبہ بندی کمیشن سے مل کر کام کرے گا۔

بعد ازاں اسٹیٹ بینک کے سینئر عہدیداروں نے مہنگائی کو ٹارگٹ کرنے کا لچکدار نظام اختیار کرنے، ملکی برآمدات کو بڑھانے میں حائل دشواریوں اور اس کے لیے ممکنہ حکمت عملیوں اور زرعی شعبے کی کارکردگی بہتر بنانے کے حوالے سے اقدامات پر تفصیلی پریزینٹیشن دی۔

وفاقی وزیر کو بتایا گیا کہ زری پالیسی کی اثر انگیزی بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک اپنے مانیٹری پالیسی نظام کے طور پر مہنگائی کو ٹارگٹ کرنے کا ایک لچکدار فریم ورک متعارف کرانا چاہتا ہے۔ گرانی کے ہدف کی واضح حدود متعارف کرانے سے گھرانوں اور کاروباری اداروں کے لیے معاشی حالات کو سمجھنا اور اس کے مطابق مستقبل کی توقعات تشکیل دینا آسان ہو جائے گا۔ مزید برآں، اس حکمت عملی سے اسٹیٹ بینک کو قیمتوں کے استحکام کی ضرورت کو معاشی نمو کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں مدد ملے گی۔

پریزینٹیشن میں ملک کے برآمدی شعبے کے متعلق بتایا گیا جو ابھی تک خاطر خواہ افادیت کا حامل نہیں ہو سکا ہے۔ ملک میں آنے والی بیشتر بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری ملکی منڈی (جیسے بجلی اور گاڑیوں کے شعبے) کی ضروریات پوری کرنے کے لیے تھی نہ کہ برآمدات۔ فرمز نے تحقیق و ترقی اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری نہیں کی اور برانڈنگ کی اہمیت کو نظر انداز کیا گیا۔ اس کے علاوہ مینوفیکچررز چند روایتی مصنوعات تک محدود رہے اور انہوں نے ویلیو چین کو متنوع یا بہتر نہیں بنایا۔ برآمدی شعبے کو درپیش اہم مسائل میں پسماندہ انسانی وسائل، چھوٹے پیمانے کی کمپنیوں کی وجہ سے مصنوعات کی معیار بندی کا فقدان اور ماضی میں پروسیسنگ کی ملکی تنصیبات (جیسے آلات اور ڈائی مینوفیکچرنگ) کے قیام میں سرمایہ کاری کا تقریباً نہ ہونا شامل ہیں۔

اجلاس کو بتایا گیا کہ زرعی فنانس میں اضافہ اسٹیٹ بینک کے مالی شمولیت کے اسٹریٹجک پلان کا اہم ستون ہے۔ زرعی قرضے کی نمو گذشتہ پانچ سال میں 100 فیصد سے زائد رہی ہے (2010ء میں 263 ارب روپے سے 2015-16ء میں 598 ارب روپے) جبکہ زرعی قرضوں میں غیر فعال قرضے 2011-12ء میں 17.8 فیصد تھے جو 2015ء میں کم ہو کر 13.5 فیصد رہ گئے۔ زرعی شعبے میں کئی جدت طرازیوں کو فروغ دیا جا رہا ہے جیسے ویئر ہاؤس رسیٹ (ڈبلیو ایچ آر) فنانسنگ، ویلیو چین فنانسنگ اور متبادل ڈیلیوری چینلز۔ تاہم زرعی شعبے میں بہترین نتائج حاصل کرنے کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ لازمی اہداف متعین کرنے کے بجائے منڈی پر مبنی طریقوں، سازگار ضوابطی فریم ورک، کاشتکاروں کی استعداد بڑھانے اور قرضے کے سازگار جدت طراز ماڈلز کو اپنایا جائے۔

اسٹیٹ بینک کی خواہش ہے کہ زرعی قرضے میں اگلے پانچ سال تک ہر سال 10 فیصد نمو ہو تا کہ 2020ء تک دس کھرب روپے تک جا پہنچے۔ وژن 2020ء کے مطابق 2020ء تک مزید پانچ لاکھ کاشتکاروں کی باضابطہ مالی نیٹ ورک میں شمولیت متوقع ہے۔

ءءء